روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 8۔اگست 2014ء 11شوال 1435 ہجری 8 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 179

مسجد قبا کا سفر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی طرف جاتے تھے۔کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر اور جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو دو رکعات نفل ادا کئے بغیر باہر نہ نکلتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب مسجد قبا حدیث نمبر 1117)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود کو بچپن ہی سے ذکر الٰہی اور دعا سے جو عشق اور شغف تھا وہ آخری سالوں میں بڑھتا جا رہا تھا۔ چنانچہ اب آپ اکثر فرمایا کرتے کہ اب دعوت الی اللہ اور تصنیف کا کام تو ہم اپنی طرف سے کر چکے ہیں اب ہمیں باقی ایام میں دعا میں مصروف ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے دنیا میں حق وصداقت قائم فرمائے اور ہمارے آنے کی غرض پوری ہو۔ (سیرت المہدی جلد2 ص71)

چنانچہ حضور نے اسی آرزو کی تکمیل کے لئے 13 مارچ 1903ء کو جمعہ کے بعد بیت الفکر کے ساتھ غربی جانب ایک مقدس کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام ''......البیت'' اور ''بیت الدعا'' تجویز فرمایا۔ (رفقاء احمد جلد اول ص115)

حضور نے ''......البیت'' اور ''بیت الدعا'' کے بارے میں ایک دفعہ اپنے مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا:

''ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں۔موت کا وقت مقرر نہیں خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس (......) البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا''۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص109)

حضرت مسیح موعود کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جب آپ کی آواز خشوع وخضوع کے سبب سے بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا......سجدہ کو بہت لمبا کرتے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔نماز تہجد کے واسطے آپ پابندی سے اٹھا کرتے تھے''۔ (رفقاء احمد جلد 18 ص74)

حضرت حافظ حامد علی صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ''حضور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کا بہت تکرار کرتے تھے اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا بہت تکرار کرتے۔بار بار یہی الفاظ بولتے جیسے کوئی بڑے الحاح اور زاری سے کسی بڑے سے کوئی شے مانگے اور بار بار روتے ہوئے اپنی مطلوبہ چیز کو دہرائے۔ایسا ہی حضرت صاحب کرتے۔عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے۔سجدہ کو بہت لمبا کرتے اور بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔'' (الفضل 3 جنوری 1931ء)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء کو فرمایا:۔

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے...... اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔''

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء اور ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد/ سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں۔ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو اگست کے آخر میں ہوگا۔معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔

☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

☆ داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی اور صحت اول درجہ ہونا ضروری ہے۔

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ

باقی صفحہ 8 پر

حضرت مسیح موعود کا ایک حیرت انگیز کشف اور سابقہ پیشگوئیاں

تحریک جدید کے 5 ہزار چندہ دہندگان جو ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے

ایک منصور جو 5 ہزار ساتھی لے کر امام مہدی کے لئے راستہ ہموار کرے گا

عبدالسمیع خان

حضرت مسیح موعود کا 1891ء کا ایک بہت ہی معنی خیز کشف یوں ہے۔

کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا۔ مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں۔ پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔

کم من فئة ......

پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمت مخفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن میں امید کرتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 149)

اس رویا میں یہ بتایا گیا تھا کہ احمدیت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ روحانی سپاہیوں کی ضرورت ہے مگر ابتدائی طور پر تقدیر الٰہی کے تابع 5 ہزار افراد مہیا کئے جائیں گے اور وہ تھوڑے ہو کر بہتوں پر غالب آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود کا یہ عظیم الشان رویا تحریک جدید کی شکل میں ظاہر ہوا جس کی بنیاد حضرت مصلح موعود نے 1934ء میں رکھی اور اس میں ابتدائی حصہ لینے والے 5 ہزار کے قریب تھے اب تو خدا کے فضل سے شاملین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

سابقہ پیشگوئیاں

ان پانچ ہزار مجاہدین کا تذکرہ سابقہ پیشگوئیوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں امام مہدی کے متعلق پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(یاد رہے کہ پیشگوئیوں میں بہت کچھ اخفاء کا پہلو ہوتا ہے بہت سے پردے اور پرت ہوتے ہیں اور کئی شکلوں میں ظاہر ہو سکتی ہیں)

مشرق سے ایک شخص جس کا نام منصور یا شعیب بن صالح ہوگا اور پانچ ہزار افراد کے ساتھ ظہور کرے گا اور مہدی کو شناخت کر کے اس کی ہمراہی میں ہو جائے گا اور مہدی اس کو اپنے ہراول دستے کا کمانڈر مقرر کرے گا۔ اگر مضبوط پہاڑ بھی اس کے سامنے آئیں گے تو وہ ان کو منہدم کرتے ہوئے اس کے لئے راہ ہموار کرے گا جیسا کہ قریش نے آنحضرت ﷺ کے لئے ہموار کی تھی۔

(حجج الکرامہ ص 369)

اس پیشگوئی کو حضرت مولوی کرم داد صاحب دوالمیال رفیق حضرت مسیح موعود نے تحریک جدید پر چسپاں کرتے ہوئے الفضل 7 دسمبر 1938ء میں شائع کروایا۔

ابوداؤد کی حدیث میں امام مہدی کے ہراول دستے کے سربراہ کا نام منصور بتایا گیا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر 4291)

پس منصور کا نام تو حدیث نبوی، کشف مسیح موعود اور حجج الکرامہ میں مشترک ہے اور غالباً یہ وہی ہے۔ جسے پیشگوئی مصلح موعود میں فتح وظفر کی کلید کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔

تحریک جدید کی شکل میں پوری ہوئی

5 ہزاری مجاہدین والی پیشگوئی کو تحریک جدید پر چسپاں کرنے کا سلسلہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ حضرت مصلح موعود کو تحریک جدید کے اجراء کے چند سال بعد خیال آیا کہ شاید یہ تحریک جدید سے متعلق ہے۔ آپ خطبہ جمعہ 18 نومبر 1938ء میں فرماتے ہیں:۔

مجھے خود بھی دو تین سال ہوئے یہی خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود کی یہ پیشگوئی تحریک جدید میں حصہ لینے والوں پر ہی چسپاں ہوتی ہے اور ان دنوں میں نے چودھری برکت علی صاحب کو ایک دفعہ بلا کر پوچھا بھی کہ اس تحریک میں حصہ لینے والوں کی کتنی تعداد ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں زبانی نہیں بتا سکتا۔ دیکھ کر بتا دوں گا۔ میں نے کہا اندازاً آپ بتائیں کہ کس قدر لوگ ہوں گے۔ انہوں نے اس وقت بتلایا کہ شاید سات ہزار کے قریب ہیں۔ ان کے اس جواب سے میرے ذہن میں جو یہ خیال تھا کہ شاید تحریک جدید میں حصہ لینے والے پانچ ہزار ہوں اور اس طرح حضرت مسیح موعود کا یہ کشف اسی کے متعلق ہو جاتا رہا اور گو ایک حصہ نادہندوں کا بھی ہوتا ہے اور ایک حصہ ایسے لوگوں کا بھی ہوتا ہے۔ جنہیں جس قدر حصہ لینا چاہئے اس قدر حصہ وہ نہیں لیتے اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سپاہیوں میں شامل نہیں کرتا۔ مگر چونکہ انہوں نے جو ظنی تخمینہ بتایا۔ وہ بہت زیادہ تھا۔ اس لئے میرے ذہن سے اتر گیا۔ (الفضل 24 نومبر 1938ء)

اس کے بعد حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی توجہ اس طرف پھیری گئی۔ آپ 16 نومبر 1938ء کے الفضل میں تحریر کرتے ہیں۔

''آج رات کوئی دو بجے کے قریب جب میری روح گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر بہہ رہی تھی۔ یک دم یہ بات میخ آہنی کی طرح میرے قلب میں گڑ گئی کہ حضور کا یہ کشف تحریک جدید میں قربانیاں کرنے والوں کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی مجھ پر ایک عجب کیفیت طاری ہوئی اور میں اس میں محو رہا۔ جب آفتاب طلوع ہوا۔ تو مجھے اس بات کی فکر ہوئی کہ میں ان پاکیزہ روحوں کی تعداد معلوم کروں جو اس پاک جہاد میں حصہ لے رہے ہیں''۔

چنانچہ انہوں نے منشی برکت علی خان صاحب فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے معین تعداد معلوم کی تو وہ 5422 تھی۔ یہ وہ لوگ تھے جو مسلسل 4 سال سے چندہ میں شامل تھے اور عجیب بات یہ تھی کہ ہر سال ان کی تعداد 5 ہزار کے لگ بھگ ہی تھی۔

حضرت مصلح موعود نے حضرت قاضی صاحب کے مضمون کو پڑھ کر اس پر صاد کیا اور 5 ہزار سے زائد تعداد کے متعلق فرمایا۔

چونکہ ہر جماعت میں کچھ نہ کچھ نادہند ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کو نکال دیا جائے تو پانچ ہزار ہی تعداد بنتی ہے۔ علاوہ ازیں کسور بالعموم اعداد میں شمار نہیں کئے جاتے۔ پس پانچ ہزار چار سو۔ دراصل پانچ ہزار ہی ہے۔

نیز فرمایا:

میں سمجھتا ہوں کہ درحقیقت انہی لوگوں کے متعلق یہ کشف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کئی سال سے میرا یہ خیال ہے کہ یہی وہ فوج ہے۔ جس کے ملنے کی حضرت مسیح موعود کو خبر دی گئی تھی۔ اور اسی فوج کے ذریعہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ (دین) کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے اور یہ فوج اپنا ایک ایسا نشان چھوڑ جائے۔ جس کے ذریعہ ہمیشہ دنیا میں (دعوت الی اللہ) ہوتی رہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ ادھر الفضل میں یہ مضمون شائع ہوا ادھر چند دن پہلے میں یہ سوچ رہا تھا کہ تحریک جدید میں آخر تک قربانی کرنے والوں کو آئندہ نسلوں کے لئے بطور یادگار بنانے کے لئے کوئی تجویز کروں۔ جب یہ کشف میرے سامنے آیا۔ تو اس نے میرے خیال کو اور زیادہ مضبوط کر دیا اور میں نے چاہا کہ وہ لوگ جو اس تحریک میں آخر تک استقلال کے ساتھ حصہ لیں گے۔ ان کے ناموں کو محفوظ رکھنے کے لئے اور اس غرض کے لئے کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ کوئی یادگار قائم کروں۔

(الفضل 24 نومبر 1938ء)

ابدی نشان

حضور کی یہ خواہش اس طرح پوری ہوئی کہ تحریک جدید کے پہلے 19 سالہ دور (1934ء تا 1953ء) میں حصہ لینے والے 5 ہزار احباب کے نام اور قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے 1959ء میں پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست شائع کر دی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ 5 نومبر 1982ء میں تحریک فرمائی کہ ان خوش نصیبوں کی قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے اور ان کی اولادیں ان کی طرف سے چندہ ادا کرتی رہیں۔

(خطبات طاہر جلد 1 ص 255)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 نومبر 2006ء کو یہ خوشخبری دی کہ یہ تمام کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔

(الفضل 12 دسمبر 2006ء)

پس تحریک جدید جس کے ذریعہ کل عالم میں دین حق کا بول بالا ہو رہا ہے۔ اس کی عمارت 5 ہزار موعود ستونوں پر کھڑی ہے جس پر لاکھوں پرندے بسیرا کر رہے ہیں بلکہ اپنی قربانیوں سے اس عمارت کو مزید دلآویز اور دلکش بنا رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ان پاک روحوں پر ہوں جنہوں نے احمدیت کو شاداب بنانے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے خدا کی نظر میں زندہ ہیں اور ان کے بعد آنے والے ان سے زندگی کشید کرتے رہیں گے۔

5 ہزار مربیان کی خواہش

27 دسمبر 1939ء کو حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا:

میری یہ خواہش ہے کہ حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا کہ آپ کو 5 ہزار سپاہی دیا جائے گا ایک تو تحریک جدید میں چندہ دینے والوں کے ذریعہ پورا ہوا دوسرا اس رنگ میں پورا ہو کہ ہم 5 ہزار تحریک جدید کے ماتحت (مربی) تیار کر دیں جو اپنی زندگی اعلائے کلمہ (دین) کے لئے وقف کئے ہوئے ہوں۔

(الفضل 3 جنوری 1940ء)

خدا کے فضل سے حضرت مصلح موعود کی یہ خواہش پورا ہونے کے دن بھی آ رہے ہیں۔ وقف نو کی تحریک میں شامل فدائی نوجوان زیر تربیت ہیں اور دنیا میں جامعہ احمدیہ کی 14 شاخیں اس خواہش کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں اور خلافت خامسہ میں ہی وہ وقت آئے گا کہ دنیا میں احمدیت کے 5 ہزار علمبردار ہر خطے میں کھڑے ہوں گے اور مسیح موعود کی صداقت کی گواہی دے رہے ہوں گے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

13

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

البانیا، بلغاریہ اور بوزنیا کے وفود کی ملاقاتیں اور سوال و جواب، خطبہ نکاح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 جون 2014ء

﴿حصہ دوم﴾

البانیا کا وفد

بعد ازاں البانیا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ملک البانیا سے 21/افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 10 غیراز جماعت مسلمان اور 11/احمدی افراد شامل تھے۔

حضورانو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہمانوں نے بتایا کہ البانیا میں 70 فیصد مسلمان ہیں اور 20 فیصد عیسائی ہیں۔ اور البانیا دنیا کے ان چند مما لک میں سے ہے جہاں مذہبی رواداری قوم کی بنیاد ہے۔

مہمانوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہر کام منظّم تھا اور اتنے زیادہ لوگ بغیر کسی پریشانی کے اس جلسہ میں شامل تھے۔ مجھے یہ انتظام دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

☆ایک مہمان جو لمبا عرصہ فوج میں مختلف عہدوں پر رہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

بحیثیت ایک سابق فوجی، میرے لئے سب سے اہم خوبی اس جلسہ میں نظم وضبط کا خیال تھا کہ کس طرح ہزار ہا افراد بنا کسی لڑائی جھگڑے کے نہایت سکون کے ساتھ تین دن تک جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مذہبی طور پر Orthodox عیسائی ہیں لیکن جب جماعت کا پیغام ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کو دیکھا تو مجھے بادلوں والے آسمان میں سورج کی کرن نظر آئی اور میں نے عملی طور پر اس ماٹو کا نظارہ یہاں اس جلسہ میں دیکھا۔ افراد جماعت میں رضا کارانہ خدمات کا جذبہ کا یوں پایا جانا بھی ایک خوشکن تجربہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی مہمانوں کو پانی پلا کر نہایت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ میں نے یہاں جو بھی محبت، پیار، رواداری، امن، سکون دیکھا ہے اس کے متعلق واپس جا کر اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔

☆ایک مہمان حیدر صاحب نے بتایا کہ:

انہوں نے ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے اپنی ایک خواب بیان کی کہ چند سال قبل جبکہ ابھی انہیں جماعت کے بارہ میں کوئی معلومات نہیں تھی، ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک دوست کے ہمراہ ہیں اور اس وقت انہیں (نداء) کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اور ان کے دوست نماز پڑھنے کیلئے ایک پہاڑ پر چڑھنے لگتے ہیں اور غالباً پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھائی جانی ہے۔ جب وہ بلندی پر پہنچے تو وہاں انہیں مختلف داڑھیوں والے افراد نظر آئے جو ایک دوسرے کو دھکا دے رہے ہیں اور مار پیٹ کر رہے ہیں۔ کہیں آگ لگی ہوئی ہے اور ایک عجیب خوفناک صورتحال ہے۔ اس پر حیدر صاحب اپنے دوست سے کہتے ہیں کہ یہاں سے نکلو ورنہ یہ لوگ ہمیں بھی ماردیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں اور تھوڑی ہی دوری پر انہیں ایک سرسبز و شاداب وادی نظر آتی ہے جو چاروں اطرف سے خوبصورت تناور درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس وادی میں سفید لباس میں ملبوس نمازیوں کی ایک کثیر تعداد انتہائی نظم وضبط کے ساتھ نماز کیلئے صف آراء ہے اور ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے جو ان کی امامت کر رہا ہے۔ میں اپنے دوست سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں تو وہ مجھے بتاتا ہے کہ یہ احمدی لوگ ہیں اور اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس وقت میں جماعت کے نام سے بھی واقف نہ تھا اور نہ میرا کسی احمدی سے رابطہ تھا۔ یہی خواب میرے قبول احمدیت کا موجب بنی۔

مکرم حیدر صاحب نے اپنی ایک دوسری خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے گھر میں کوئی بیمار ہے اور وہ ڈاکٹر کو تلاش کرتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں تشریف لاتے ہیں اور انہیں مکمل اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب ان کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اس پر حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا آپ کی تمام پریشانیاں اور تکلیفیں دور کرے۔

حیدر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ چند ماہ قبل ان کا اکلوتا بیٹا عزیز انس جواب اٹھارہ ماہ کا ہے، شدید بیمار ہوگیا اور یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔ ایسی حالت میں عزیز کو خصوصی طیارہ کے ذریعہ اٹلی کے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا۔ اس دوران حضورانور کی خدمت میں متعدد مرتبہ دعائیہ خطوط لکھے گئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی ماہ ہسپتال میں علاج کے بعد معجزانہ طور پر عزیز کو شفا عطا فرمائی۔ حیدر صاحب نے حضورانور کا شکریہ ادا کیا کہ حضورانور نے ان کے خاندان کیلئے ہر مسئلہ و پریشانی کے موقع پر دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ اپنے فضل سے ان کی حفاظت ونصرت فرمائی۔

☆ایک مہمان سنان بریشا نائے (Sinan Breshanaj) نے بتایا کہ یہ ان کیلئے عظیم الشان سعادت ہے کہ انہیں تیسری مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں البانیہ تشریف لانے کی درخواست کی اور عرض کی کہ حضورانور کی سرزمین البانیہ میں تشریف آوری پوری البانین قوم کیلئے عظیم الشان سعات کی موجب ہوگی۔

☆ایک مہمان لمتوڑا بڑالیو (Lumtor Ibraliu) صاحب نے جو ایک سکول کے ڈائریکٹر ہیں اور پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں نے بتایا کہ البانین منشور کے مطابق سکول کی تعلیم اور مذہب کو بالکل الگ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے پتہ لگا کہ مذہب اور تعلیم مراکز کے درمیان ایک گہری مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ دونوں ہی معاشرہ میں اعلیٰ انسانی اخلاق کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ بحیثیت ڈائریکٹر مجھے احساس ہے کہ ایک تعلیمی درسگاہ کو چلانا کس قدر مشکلات کا حامل ہے جبکہ اس جلسہ میں ہزار ہا افراد کا اس قدر اطاعت وسکون کا مظاہرہ کرنا اور جماعت کا اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا قابل رشک ہے۔

☆وفد کے ایک ممبر آرتوگریل درویشی (Artogrel Dervishi) صاحب جنہوں نے جلسہ کے موقع پر ہی بیعت کی تھی، حضورانور کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنی والدہ اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور ایمان وتقویٰ میں ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضورانور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔

☆ایک البانین مہمان Perikli Lleshi (پیرکلی لیشی) جو مقامی بلدیہ کے نائب صدر ہیں نے کہا کہ؛

انہوں نے گزشتہ سال بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی تھی اور امسال جو چیز انہیں نمایاں طور پر نظر آئی وہ جرمنی نژاد احباب کی غیر معمولی حاضری تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں ہمیں یہ بھی نظر آیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر تمام (-) فرقوں میں صرف دعاوی اور لفاظی ہی نظر آتی ہے جبکہ (دین) کا حقیقی عملی نمونہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

☆بیعت کی تقریب میں شامل ہونے والے ایک البانین مہمان ایڑوین صاحب نے بتایا۔

مجھے اس جلسہ میں دو باتوں نے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک تو بیعت کی تقریب تھی۔ جماعت سے متعارف ہونے سے پہلے میں نے حدیثوں کی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب امام مہدی نازل ہوں گے تو ہر (مومن) کا فرض ہے کہ وہ اُن کی بیعت میں شامل ہو۔ چنانچہ بیعت میں شامل ہو کر اُن کی عجیب قلبی کیفیت تھی۔ دوسری بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ ایک کثیر تعداد میں سعید الفطرت روحوں کا خوابوں کے ذریعہ خبر پا کر جماعت میں شامل ہونا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعی الٰہی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ خود دلوں کو اس جماعت کی طرف کھینچ رہا ہے۔

☆ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میرے گھر والے سب حضورانور کو سلام کہتے ہیں۔ میرے بردار نسبتی کی خواہش تھی کہ وہ جلسہ پر آئے لیکن وہ آنہیں سکا۔ اس نے کہا تھا کہ میری طرف سے ایک ملین دفعہ حضورانور کو سلام کہنا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ایک ملین سے بڑھ کر میری طرف سے بھی سلام کہہ دیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضورانور نے وفد کے سب ممبران کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے۔

وفد کے ہر ممبر نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ وفد کے ممبران حضورانور سے شرف مصافحہ پاتے ہوئے حضورانور کا ہاتھ چومتے اور اپنے رخساروں کے ساتھ لگاتے اور روتے تھے۔ کبھی اپنے چہرے حضورانور کے بازو کے ساتھ لگاتے اور کبھی کندھے پر لگاتے اور فرطِ جذبات سے روتے جاتے۔

ایک نو مبائع دوست اپنی اہلیہ کیلئے انگوٹھیاں لائے تھے۔ انہوں نے حضورانور کے ہاتھ میں دیں کہ ان کو تبرک کر دیں۔ حضورانور نے یہ انگوٹھیاں اپنی الیس اللہ والی انگوٹھی کے ساتھ مس کیں۔ یہ نوجوان یہ بابرکت انگوٹھیاں پا کر بے حد خوش تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کیلئے بیت الذکر تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم نوید الحق صاحب ولد عبدالحق صاحب گروس گراؤ جرمنی کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

موصوف تقریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد 10 جون کو 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصوف نمازوں کے پابند اور وقارِ عمل میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتے تھے۔ نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ ان کے والد حلقہ Butterlborn کے سیکرٹری مال ہیں۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے بیت تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

تشہد و تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا؛۔

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی کے موقع پر انسان اور خاص طور پر وہ لڑکے لڑکیاں جن کی شادی ہو رہی ہو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ان کے خاندان خوش ہوتے ہیں لیکن حقیقی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب ہر لحاظ سے یہ شادیاں یہ رشتے کامیاب ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کی پریشانیوں اور دکھوں کا درد رکھنے والے ہوں۔

پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ان شادیوں کو صرف دنیاوی خوشیوں کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ ان میں اگر کوئی ایسی برائی ہے جو تمہارے رشتوں میں دراڑیں پیدا کر سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمارے اعمال کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ اور یہ رشتے جو قائم ہونے ہیں ہماری کسی لغزش کی وجہ سے یا ہماری کسی خطا کی وجہ سے یا کسی شامت اعمال کی وجہ سے ان میں دراڑیں نہ پیدا ہونے لگ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو دنیا چاہے جتنا زور لگا لے گمراہ نہیں کر سکتی۔ لیکن ہدایت کیلئے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کچھ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ان رشتوں کو نبھانے کیلئے کچھ چیزوں پر عمل کرنا ہوگا اور اس کیلئے سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھو۔ اپنے نئے قائم ہونے والے رشتوں کے جاری رکھنے کے لئے، ان کے حق ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں ان پر غور کرو اور ان پر عمل کرو۔ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یاد رکھو کہ بعض لڑکوں کی طرف سے جو ظلم ہوتے ہیں اور بعض لڑکیوں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوتی ہیں یا ان کے خاندانوں کی طرف سے ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ نہ سمجھو کہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس پر تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نگران ہے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں چلو گے تو جہاں تمہیں اس دنیا میں مشکلات کا سامنا ہوگا تمہیں پریشانیوں کا سامنا ہوگا، دکھوں اور تکلیفوں سے تم گزرو گے وہاں اللہ تعالیٰ کی سزا کا بھی مستوجب ٹھہرو گے۔ اس لئے ان رشتوں کو نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ اور پھر اگر تقویٰ پر چلتے رہو گے، ہدایات کو سامنے رکھو گے تو یہ بات تمہارے پیش نظر رہے کہ تم نے رشتوں کے نبھانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنا ہے، سچائی پر قائم رہنا ہے، ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپانی اور جب یہ اعتماد لڑکا اور لڑکی میں حاصل ہوتا ہے تو رشتے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض باتیں اگر چھپائی جائیں تو پھر رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی کل کو بھی دیکھو اور اپنی نسلوں کی کل کو بھی دیکھو۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے رشتے صحیح طرح نبھائے جا رہے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کر کے تم آئندہ آنے والی جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات کی وجہ سے تمہارے بچے اچھے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے بچے جو پیدا ہوں (انشاء اللہ تعالیٰ) وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے بچے جو پیدا ہو رہے ہیں ان کو تم خلافت کے نظام سے جوڑنے کیلئے ان کی تربیت کر رہے ہو کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رہے ہو کہ نہیں جو تمہارے لئے دعائیں کریں اور ان کی دعائیں تمہارے مرنے کے بعد تمہارے کام آئیں؟ پس اس سے مزید وسیع مضمون نکلتے چلے جاتے ہیں۔ جتنا آپ اس کو پھیلانا چاہیں۔ پس یہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس نہج پر یہ خوشیاں منائی جا رہی ہوں تو پھر وہی ہمیشہ کی کامیابی کی ضمانت بنتی ہیں۔ اگر اس طریق پر یہ خوشیاں نہیں منائی جا رہیں تو یہ عارضی خوشیاں ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جو رشتے طے ہو رہے ہیں ان میں واقفینِ نو بھی، واقفینِ زندگی بھی ہیں، مربیان بھی ہیں اور مربیان کی سب سے زیادہ بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ جہاں اپنے آپ کو نمونہ بنائیں، دوسرے ان سے ہدایت حاصل کرنے والے ہوں، ان کے نمونہ کو دیکھنے والے ہوں وہاں وہ اپنے گھروں میں بھی ایک ایسا ماحول پیدا کریں جہاں دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ ان کی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ **ایک واقفِ زندگی کی بیوی ایک مربی سلسلہ کی بیوی اسی طرح واقفِ زندگی ہے جس طرح اس کا خاوند اور اس کو اسی طرح قربانیاں دینے کی ضرورت ہے جس طرح اس کے خاوند کو دینی پڑیں گی یا اس سے توقع کی جا سکتی ہے۔**

پس یہ سوچ واقفینِ زندگی سے مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے اور ان کے خاندانوں کی بھی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے جہاں بھی مربی یا واقفِ زندگی کا تعین ہوتا ہے اس کو اس کے ساتھ ان سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ اب تو افریقہ میں بھی بہت سارے حالات بہتر ہیں۔ پہلے ایسے حالات تھے کہ مربیان کو بڑی قربانیاں دینی پڑتی تھیں اور ان کی بیویاں اور بچے بھی شامل ہوتے تھے۔ لیکن کبھی ان بزرگوں نے اُف نہیں کی۔ کبھی مطالبے نہیں کئے۔ تو یہ تربیت ہے جو جماعت کے واقفینِ زندگی کی ہونی چاہئے اور مربیان کی ہونی چاہئے۔ اور یہ تربیت ہے جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ اس نے اعمالِ صالحہ بجالانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے تا کہ اس زندگی کی خوشیاں اتنی لمبی پھیلتی چلی جائیں کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اس کے کام آسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ باتیں خاص طور پر ایک نئے شادی شدہ جوڑے کو بھی ہر جوان کو بھی جو شادی شدہ ہے اور ہر بوڑھے کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ پس اس طریق پر سوچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو اس طرح بنانے کی کوشش کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے بھی اور جماعت کے تمام رشتے اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:

1۔عزیزہ عافیہ نیلوفر بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کا نکاح عزیزم جناح الدین سیف (طالبعلم جامعہ جرمنی) ابن مکرم فلاح الدین سیف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔عزیزہ ہانیہ اکرم بنت محمد اکرم خان صاحب کا نکاح عزیزم شعیب عمر (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم حبیب احمد عمر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔عزیزہ رضوانہ ناصر بنت مکرم محمود احمد ناصر صاحب آف بیلجیئم کا نکاح عزیزم آفاق احمد (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم اشتیاق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔عزیزہ یسریٰ عمرو بنت مکرم حسن بن عمر صاحب کا نکاح عزیزم محمد بلال سکندر ابن مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (مربی سلسلہ بیلجیئم) کے ساتھ طے پایا۔

5۔عزیزہ فائزہ کبیر الدین بنت مکرم کبیر الدین صاحب کا نکاح عزیزم لقمان احمد باجوہ صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم محمد بوٹا باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔عزیزہ لبنیٰ تنویر گھمن بنت مکرم تنویر احمد گھمن صاحب کا نکاح عزیزم منصور احمد گھمن (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم منور احمد گھمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بلغارین وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بلغاریہ سے امسال 82 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا جن میں 35 مرد حضرات اور 47 خواتین تھیں۔ احمدی احباب کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیر از جماعت احباب کی بھی تھی۔

☆ بلغاریہ سے آنے والے ایک مہمان نے کہا:

میں پہلی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ جب تک میں یہاں نہیں آیا تھا تو اور کیفیت تھی اور جماعت کا مخالف تھا۔ جب سے یہاں آیا ہوں اور جلسہ کا ماحول دیکھا ہے اور حضور کے خطابات سنے ہیں تو میری کایا پلٹ گئی ہے۔

☆ پھر ایک خاتون جو پہلی دفعہ آئی تھیں کہنے لگیں کہ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہم سب کو بہت اچھا لگا۔ ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کر سکوں۔

☆ ایک خاتون کہنے لگیں کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں اللہ کے بارہ میں بہت زیادہ فرمایا ہے۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ بلغاریہ سے آنے والے ایک دوست نے کہا کہ:

میں عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ بہت متاثر ہوا ہوں اور (دین) کا حقیقی اور حسین چہرہ یہاں دیکھا ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ بلغاریہ میں یہ اعلان کر دیا جائے کہ کثرت سے لوگ یہاں جلسہ پر آئیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ (دین) کتنا پیارا مذہب ہے اور ہم کس طرح باہمی پیار و محبت اور رواداری کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ اگر اعلان کریں گے تو مفتی آپ کو آنے سے روک دیں گے۔ پھر مشکل پڑ جائے گی۔ عیسائیوں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن (-) کے لئے مسائل پیدا ہوں گے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ:

یہاں جلسہ پر ہمیں روحانی کھانا ملا ہے۔ ہمیں بلغاریہ میں اس کھانے کی ضرورت ہے۔ وہاں ہمیں یہ کھانا کب ملے گا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جب حکومت اجازت دے گی اور ہم آزادی کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

☆ایک خاتون نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے یہاں کا ماحول اور آپس میں پیار و محبت اور بھائی چارہ اتنا اچھا لگا ہے کہ میں اپنے آپ کو آپ کا حصہ ہی سمجھتی ہوں۔ سارا انتظام بہت اچھا تھا۔

☆ایک عیسائی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ:

میری نواسی شادی شدہ ہے۔ اس کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کی دعاؤں پر کامل یقین رکھتی ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اس بچی کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے اولاد سے نوازے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر کو دکھائیں۔ اس پر خاتون نے بتایا کہ ڈاکٹر کو دکھایا ہے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ کچھ نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پھر انشاء اللہ بچے ہو جائیں گے۔ اس پر وہ عورت بے حد خوش ہوئی۔

☆بلغاریہ میں مقیم ایک پاکستانی احمدی نوجوان نے درخواست کی کہ میں وقفِ نو ہوں اور میں نے بزنس میں ماسٹرز کیا ہے۔ اب وقف کرنے کا ارادہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بزنس کی تو ضرورت نہیں ہے۔ ہاں تراجم کا کام لیا جاسکتا ہے۔ باقاعدہ مکمل وقف کرنے کا ارادہ ہے تو لکھ کر بھیجو۔

☆ایک خاتون نے اپنے ایک رشتہ دار کی شادی کیلئے جو ساتھ آئے ہوئے تھے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆بلغاریہ کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام چھ بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔

آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بوزنیا کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں بوزنیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ بوزنیا سے امسال 23 افراد کا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

☆بوزنیا کے وفد کی ایک ممبر خاتون Sanela صاحبہ نے ملاقات میں کہا کہ میرے بہت سے سوالات تھے جو میں نے پوچھنے تھے۔ لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ اور خطاب میں ان سارے سوالات کے جوابات دے دیے ہیں اور میرے تمام سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ اب میرا کوئی سوال نہیں رہا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتی ہوں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تابع ہوں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے خلیفہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو باتیں میں نے کی تھیں وہ تو ساری پرانے احمدیوں کیلئے تھیں۔ آپ کیلئے کیسے ہوئیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور انور کی وہ باتیں جو عاجزی اور انکساری اور خدا تعالیٰ کی محبت اور قبولیت دعا کے بارہ میں تھیں اور یہی میرے سوالات کے جواب تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم اور معرفت میں بڑھائے۔

☆ایک بوزنین خاتون نے عرض کیا کہ:

میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ گزشتہ سال حج پر گئی تھی۔ ہم نے جو گزشتہ تین دن جلسہ کے یہاں گزارے ہیں لگ رہا ہے کہ یہاں پر ویسا ہی ماحول تھا۔ یہاں محبت ہی محبت دیکھی ہے۔ عورتوں اور مردوں کے الگ الگ انتظامات کئے گئے ہیں اور سارے انتظامات بہت اچھے اور منظم تھے۔ حضورِ انور کے خطابات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے اور حضور انور کی تقاریر سُن کر ہمیں بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔

☆بوزنیا سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ

1997ء میں جماعت احمدیہ سے تعارف اور رابطہ ہوا۔ لوگ ان کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے جماعتی کتب حاصل کر کے مطالعہ کرنا شروع کیا۔ مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ جماعت میں سچائی ہے۔ باقی سب غلط ہے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات میری زندگی میں سب سے بڑی خوشی کا موقع ہے۔ جماعت احمدیہ کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے کہ یہی سچی جماعت ہے، جو (دین) کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو آپ نے دیکھا ہے خدا تعالیٰ آپ کو وہاں اپنے ماحول میں پھیلانے اور بتانے کی توفیق دے۔ موصوف نے عرض کیا کہ میں شکر گزار ہوں کہ جماعت کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ آپ کے ایمان اور دل کو مزید کھولے اور یقین سے بھردے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوزنیا میں سیلاب سے متعلق استفسار فرمایا تو اس پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے امدادی کارروائی ہو رہی ہے۔ ہماری جو مدد کی گئی ہے اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا گیا ہے ہم اس کو کبھی نہیں بھلا سکتے۔ 1996ء میں جنگ کے بعد بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے ہماری بہت مدد کی تھی۔

بعد ازاں وہ احباب جو پہلی مرتبہ جلسہ میں شریک ہوئے ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

☆سب سے پہلے Muyo صاحب نے عرض کیا کہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ مجھے یہاں آنے کا موقع ملا ہے اور میں دل میں ایک قسم کا اطمینان محسوس کر رہا ہوں۔

☆بعد ازاں زعیم صاحب نے عرض کیا کہ بوزنیا میں جنگ کے دوران خاکسار کو ہیومینیٹی فرسٹ کے ممبران کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، اگرچہ موجودہ رئیس العلماء اس وقت ہمارے علاقہ میں مفتی تھا اور اس نے جماعت کے خلاف بہت غلط باتیں پھیلائی تھیں لیکن خاکسار اور خاکسار کی والدہ جو کہ اس وقت 93 سال کی تھیں ہم نے ان مخالفوں کی پرواہ کئے بغیر ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کو اپنے گھر میں دعوت دی اسی طرح ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ آپ کی جماعت نے ہمارے علاقہ میں ایک 300 سال پرانی مسجد جو کہ جنگ سے متاثر ہو چکی تھی اس مسجد کو renovate کیا ہے۔ اس جلسہ میں آنے سے قبل میرا یہ خیال تھا کہ یہ جماعت وہابی جماعت ہے لیکن خاکسار اپنے بیٹے کے ساتھ اور اسی طرح ایک اور دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہیں تا کہ ہم اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ کر صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ یہاں آکر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ وہی ماحول ہے جیسا کہ حج پر ہوتا ہے۔ میں یہاں کے تمام انتظام اور جلسہ کے پروگراموں سے بہت خوش ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں۔ ہم نے جو بھی سنا اور دیکھا ہے اس نے دل پر اثر کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ نے خود دیکھ لیا کہ مولوی کیا کہتا ہے اور حقیقت کیا ہے۔ جب آپ اپنے گھروں واپس جائیں تو لوگوں سے کہیں کہ احمدی تو امن کی تعلیم کا پرچار کرتے ہیں اور یہ لوگ دراصل بدامنی پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں آپ کو کوئی بدامنی نظر نہیں آئی۔ اگر دوسرے لوگ اس سے بہت چھوٹے پیمانے پر جلسہ کا انتظام کریں تو آپ کو پھر بھی اس میں مختلف قسم کے مسائل نظر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ باتیں جو آپ نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہیں ان کو اپنی قوم تک پہنچا پائیں۔

☆اس کے بعد Sefer صاحب نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خصوصاً حضور انور سے ملاقات کی توفیق ملی۔ خاکسار اس پر فخر محسوس کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کو احمدیت اور حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆بعد ازاں Vladimir صاحب جو ایک Serbian Orthodox نوجوان ہیں اور Phd کر رہے ہیں انہوں نے حضور انور سے concept of logos کے بارہ میں سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ (دین) اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ قرآن کریم نے Big Bang کا بتایا ہے اور بلیک ہول کا ذکر کیا ہے اور آجکل کے جو ذرائع مواصلات ہیں اور جو بڑی بڑی نہروں کے ذریعہ سمندر آپس میں ملائے گئے ہیں ان سب کے بارہ میں قرآن کریم میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ انسان دوسرے planet تک رسائی حاصل کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام جو ایک احمدی سائنسدان تھے اور نوبیل انعام یافتہ تھے وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں 700 آیات بالواسطہ یا بلاواسطہ ایسی ہیں جو سائنس سے تعلق رکھتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ (Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی تھی اور آپ سے سائنس اور قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف سوالات کئے تھے کہ کیا ان میں تضاد موجود ہے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے تھے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ کلیمنٹ ریگ صاحب پوری طرح مطمئن ہوئے اور پھر انہوں نے احمدیت بھی قبول کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو فرمایا کہ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب Revelation, Rationality, Knoweldge and Truth کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں حضور انور نے ازراہِ شفقت اپنے دست مبارک سے خود اس نوجوان کو یہ کتاب عطا فرمائی۔

اس نوجوان نے ایک اور سوال کیا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں سچائی ہوں، میں راستہ ہوں۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور تمام نبیوں کی طرح سچائی کے ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے جو کہا ہے صحیح کہا ہے۔ ہر نبی اپنے دور میں سچائی کے ساتھ آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے علاقہ میں اس وقت کے نبی تھے اور سچائی لیکر آئے تھے۔ انہوں نے بعد میں آنے والے نبی کی بھی

پیشگوئی فرمائی تھی۔اور وہ بائبل میں درج ہے۔آپ کے ماننے والوں کو اس بارہ میں بھی سوچنا اور سمجھنا چاہئے۔

☆ایک خاتون سعادتہ صاحبہ نے عرض کیا کہ میں یہاں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ انتظامیہ نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا ہے۔ حضورانور کو قریب سے دیکھنا ایک بڑی سعادت ہے۔ ان تین دنوں میں مجھے حج کا سا ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ یہاں طلباء اور طالبات کو میڈل دئے جاتے ہیں۔اس کا بھی مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔

☆ایک دوست کہنے لگے کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔اس لئے نہیں کہ میں پہلی دفعہ جرمنی آیا ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ اور تین دن یہاں بہت ہی روحانی ماحول میں گزرے ہیں اور ہر طرف محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا ماحول دیکھا ہے۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں عیسائی آرتھوڈوکس ہوں اور سربیا سے پہلی دفعہ آئی ہوں۔سربیا کے ایک احمدی نوجوان نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ مجھے ٹی وی، میڈیا پر(-) کے حالات دیکھ کر ان سے خوف آتا تھا۔لیکن یہاں آکر تو میں نے پُرامن (دین) دیکھا ہے۔ یہاں بھائی چارہ ہے۔ رواداری ہے۔ ہر ایک دوسرے سے پیار و محبت سے مل رہا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر ایک کے ساتھ پیار محبت سے پیش آتے ہیں ۔ ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں اور یہی سچا (دین) ہے۔ اب آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔آپ کو ہر طرف سے پیار و محبت ہی ملے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ نے سچا (دین) دیکھ لیا ہے جو ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔ اب واپس جاکر لوگوں کو بتائیں کہ آپ نے صحیح (دین) دیکھا ہے۔ لوگوں کو بتائیں کہ اگر انہوں نے صحیح (دین) دیکھنا ہے تو پھر احمدیہ کمیونٹی سے رابطہ کریں۔

☆ایک مہمان دوست نے کہا میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور شہر سے 125 کلومیٹر دور رہتا ہوں۔ میں نے 2006ء میں بیعت کی تھی۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ آیا ہوں اور ہمیں جلسہ کی کاروائی بہت پسند آئی۔ بوزنین ترجمہ ہو رہا تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے اور میں خوش قسمت ہوں کہ حضورانور کے سامنے موجود ہوں۔ حضور کے قریب ہوں اور حضور کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو اور باقی تمام مہمانوں کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ یہ لوگ مصافحہ کرتے ہوئے حضورانور کے ہاتھ کو چومتے اور اپنے چہروں کے ساتھ لگاتے۔ ایک نوجوان نے حضورانور کے سینے کے ساتھ اپنا سر لگا دیا اور روتا رہا۔

حضورانور نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹیں عطا فرمائیں۔ وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بوزنیا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

☆............☆............☆

تحریر: سروپ اعجاز .... ترجمہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب

احمدیوں کے حق میں آواز آخر کیوں اٹھائی جائے؟

یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک معاشرہ کسی جماعت پر مختلف حیلوں بہانوں سے ظلم و ستم بھی روا رکھے اور پھر وہ معاشرہ متحمل اور ترقی پسند بھی ہو۔اخلاقی ضابطہ میں رہتے ہوئے کسی بات پر غصہ کا اظہار کرنا یقیناً کسی بھی معاشرہ کی زندگی کا عکاس ہوتا ہے۔ایک مارننگ شو کے ایک میزبان جو اپنے آپ کو بہت اہم اور دوسروں سے زیادہ بہتر گردانتے ہیں، نے حال میں ہی ایک پروگرام کیا جس کے ردعمل کے طور پر ہونے والے مظاہروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہم ابھی پوری طرح مردہ نہیں ہوئے۔ بنیادی بحث تو کسی کے ذاتی معاملات میں مداخلت کی تھی لیکن اس میں میزبان کی طرف سے چند مخصوص معاملات پر غصہ کا اظہار کیا گیا۔اسی دوران جماعۃ الدعوۃ اور جماعت اسلامی کی طرف سے راولپنڈی میں ایک احمدیہ عبادت گاہ (اگر میں نے مسجد کہا تو قانون شکنی کا مرتکب ہوں گا) کو بند کرنے کی دھمکیاں دی جارہی تھیں......

میں اس بات پر حیران ہوں کہ راولپنڈی کے ان تمام واقعات سے ہمارے آزاد خیال اور پڑھے لکھے طبقہ کی توجہ کیوں مبذول نہیں ہوئی اور انہوں نے اس پر اظہار خیال کیوں نہیں کیا۔اسی طرح جس طرح اس مورننگ شو کے میزبان نے جانبداری کا مظاہرہ کیا ہمارے اس طبقہ نے بھی کیا۔ اگر یہ خاموشی جانبداری کی وجہ سے نہیں تو خوف کی بناء پر ضرور ہے۔اس خاموشی کی ایک بہت کمزور وضاحت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کہا جائے کہ یہ میرا مسئلہ تو نہیں یا یہ کہ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ایک انسان ہر ایک کے لئے یا ہر ایک معاملہ میں آواز نہیں اٹھا سکتا وغیرہ۔ یہ بہت ہی مضحکہ خیز اور بزدلانہ روش ہے۔آپ ایک اخلاقی چیلنج کو جو کہ آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے ہے کبھی نظرانداز نہیں کرسکتے۔ احمدیوں پر ظلم وستم کے موضوع کو زیر بحث لانا شعلہ بیان مقررین اور دانشوروں کو بھی انتہائی محتاط لب و لہجہ اختیار کرنے پر مجبور کردیتا ہے۔ احمدیوں پر ہونے والے ظلم وستم کے بارہ میں جب بھی کہیں بات ہوتی ہے تو اس مسئلہ کو بڑے محتاط الفاظ کے ساتھ ٹال دیا جاتا ہے۔

میں احمدی نہیں ہوں اور ان کے عقائد کا زیادہ علم بھی نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کے مذہبی رجحانات کو جاننے کا زیادہ شائق ہوں لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے حقوق کی بات کرنا ہی اصل امتحان ہے کہ کون حقیقی طور پر ظلم وستم کے خلاف لڑسکتا ہے۔ یہ امر ناقابل یقین اور ناقابل تصور ہے کہ احمدیوں کے خلاف متعصّبانہ، نفرت انگیز اور شرپسند کلمات کہنے والے کو کوئی پوچھتا تک بھی نہیں۔آپ میں سے بعض یقیناً میرے اس خیال سے اتفاق کریں گے کہ ہمارا بنیادی جھگڑا ملاازم کی حکومت اور بنیادی انسانی تہذیب کی کشمکش ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو یقیناً ہم احمدیوں کی مخالفت کی وجہ سے اس کشمکش کا شکار ہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک معاشرہ کسی جماعت پر مختلف حیلوں بہانوں سے ظلم وستم بھی روا رکھے اور پھر وہ معاشرہ متحمل اور ترقی پسند بھی ہو۔ ہمارے معاشرہ میں تو ہر طرف مارٹن نیوملر (Martin Niemoller) کی نظم "First they came..." کی گونج بہت اونچی بازگشت کرتی ہے۔

احمدیوں سے متعلق ایک اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ بہت سے اپنے آپ کو بہادر سمجھنے والے لوگ جو مذہبی جذبہ کے تحت اس ظلم وستم کے خلاف بات کرتے ہیں ان کے طریقہ کار میں بھی سقم پایا جاتا ہے، وہ اپنے دلائل کی بنیاد جناح کے آزاد خیال پاکستان پر رکھتے ہیں کہ جس میں سب کو برابر قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ مذہب ایسے ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ تاریخی اور مذہبی تعلیمات کے ذریعہ اس کے تجزیہ کی اپنی اہمیت ہے لیکن انہیں چاہئے کہ اس ظلم کو اس کے ظلم ہونے کی وجہ سے ہی رد کریں۔ اپنے ہی ہم وطن شہریوں کے قتل و غارت کی مذمت کے لئے کسی فوت شدہ شخص کے نظریات یا پرانی تعلیمات کی ضرورت نہیں۔

وہ قوانین جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں اور انہیں اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کہنے سے روکتے ہیں۔ یقیناً ظالمانہ اور قدامت پسند ہیں۔ ایک عدالت نے ان قوانین کی حیثیت کی توثیق کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ مذہبی علامات اور اصطلاحات کاروباری کمپنیوں کے ناموں اور Trademarks کی طرح ہیں۔ اس دلیل کے بودہ ثابت کرنے کے لئے کسی کو قانون کے سکول میں داخلہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ ان قوانین کی مستقل بنیادوں پر پُرزور مذمت کی جائے۔ میرا مذہبی علم سطحی سا ہے لیکن پھر بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے کہ دوسرا اپنے آپ کو کیا کہلوانا چاہتا ہے اور یہ رویہ تو بہت بہیمانہ ہو جاتا ہے کہ جب حکومت خود بھی ایسا کررہی ہو۔ یہ سوال بعض حوالوں سے بالکل بھی مذہبی نوعیت کا نہیں بلکہ ایک بنیادی معاشرتی اخلاقیات سے تعلق رکھنے والا ہے۔

مذہب کے نام پر ملا کی طرف سے پھیلایا جانے والا خوف وہراس ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں لیکن اس کا دائرہ کار سیاست کی آڑ میں اتنا وسیع ہوجانا اور خاص طور پر اس تحریک کا نام دفاع پاکستان رکھنا ظاہر کرتا ہے کہ ان میں سوچنے کی صلاحیت مفقود ہے۔ یہ نام رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے جذبات کو مشتعل کیا جائے کیونکہ ہم پاکستان اور اسلام کو ہم معنی سمجھتے ہیں۔ جیکو بوٹمرمین (Jacabo Timerman) ارجنٹینا کا صحافی ہے اس نے اپنی قید و بند کی صعوبتوں کی ایک بڑی دلچسپ داستان رقم کی ہے جس کا نام "Prisoner without a name cell without a number" ہے۔ حکام نے اسے بتایا کہ ارجنٹینا کے تین بنیادی دشمن ہیں۔ Karl Max اس نے عیسائیت کے سوسائٹی کے تصور کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ دوسرا Sigmung Froeud کیونکہ اس نے عیسائیت کے خاندان کے تصور کو تباہ کرنے کی کوشش کی اور تیسرا دشمن Albert Ainstin کیونکہ اس نے عیسائیت کے وقت اور خلاء کے تصور کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔

اس بربریت کی میڈیا کی طرف سے کی جانے والی تشہیر اور ملک کی سیاسی جماعتوں کی طرف سے کھلے بندوں اور چھپ کر اس کی امداد یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ہم کتنی آسانی سے قدیمی جہالت کے مرتکب ہونے لگتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر ایسے لوگوں کو اجازت دیتا ہوں کہ جتنی مرضی احمقانہ اور شرانگیز باتیں کرلیں لیکن کسی کو قتل و غارت پر بھڑکانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ یہ امر بہت ہی مایوس کن ہے کہ ایسے لوگوں کی معاشرہ میں بہت عزت ہوتی ہے حالانکہ انہیں کھلے بندوں نفرت اور حقارت سے دیکھا جانا چاہئے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسی دہشت گرد اور شدت پسند تنظیموں کو اپنے ہی شہریوں کے خلاف ایسے گند بکنے سے روکے۔ میڈیا اور آزاد خیال لوگوں کی بھی یہی ذمہ داری ہے۔ہم میں سے ہر ایک بشمول میرے جو پاسپورٹ رکھتا ہے دستخط کرتا ہے کہ احمدیوں کا نبی ایک مکار اور جھوٹا شخص تھا۔ ہم آغاز اس بات سے کرسکتے ہیں کہ ہم ایسا کرنے سے انکار کردیں۔ یہ انتہائی قابل شرم بات ہوگی کہ ہم راولپنڈی یا کسی اور جگہ ان احمدیوں کے حق میں آواز نہ اٹھائیں۔

(ٹریبیون 6 فروری 2012ء)

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 جولائی 2014ء کو حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے مندرجہ ذیل چھ بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حامد حماد ابن مکرم حماد اختر صاحب ماچس فیکٹری نے اپنی دادی محترمہ بشریٰ بٹ صاحبہ سے، عدیل اختر ابن مکرم اختر علی صاحب ماچس فیکٹری نے اپنی والدہ محترمہ عابدہ اختر صاحبہ سے، طیب احمد ابن مکرم عتیق احمد صاحب ماچس فیکٹری نے اپنی والدہ محترمہ مسرت عتیق صاحبہ سے، ریاض احمد ابن مکرم فیاض احمد صاحب نے اپنی والدہ محترمہ خالدہ فیاض صاحبہ سے، مقرب احمد ابن مکرم عمران احمد بٹ صاحب نے اپنی والدہ مکرمہ ایمان عمران صاحبہ سے اور فراز احمد ابن مکرم حفیظ احمد صاحب باجوہ نے اپنی چچی محترمہ مسرت عتیق صاحبہ سے قرآن کریم پڑھا۔ ان سب بچوں نے دوران سال 14-2013ء میں پہلی دفعہ قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا ہے۔ مکرم بشیر احمد نیر صاحب مربی سلسلہ حلقہ شاہدرہ لاہور نے تمام بچوں سے قرآن کریم سنا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو قرآن کریم پڑھنا مبارک کرے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم منصور احمد تاثیر صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی رجاء منصور احمد بنت مکرم زاہد منصور صاحب برمنگھم یوکے کی تقریب آمین بچی کے نانا مکرم مبشر احمد سیال صاحب جرمنی کے گھر میں مورخہ 3/اگست 2014ء کو ہوئی۔ بچی نے ناظرہ کا پہلا دور بعمر 5 سال مکمل کر لیا ہے۔ اسے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ ندا حراء صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ خاکسار نے انٹرنیٹ کے ذریعہ دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن کریم کے نور سے مالا مال فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ تصور احمد چیمہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم فواد احمد چیمہ صاحب کے بازو میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ مکرمہ شاہدہ حیات صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ ڈاکٹر محمد حیات صاحب امیر جماعت ضلع چنیوٹ کے منجھلے بیٹے مکرم انجینئر اسامہ حیات صاحب واقف نو مقیم جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نیر نعیم صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد قریشی صاحب مرحوم نشتر پارک مغلپورہ روڈ لاہور سات ہزار یورو حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مورخہ 31 جولائی 2014ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں فرمایا۔ دلہا مکرم میاں نور زمان صاحب ابن حضرت میاں محمد یار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف لالیاں کے پوتے اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم واقف زندگی سابق مینیجر تحریک جدید زرعی فارمز سندھ ابن حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں جبکہ دلہن مکرم ملک مقصود احمد صاحب سرائے والا شہید سانحہ لاہور (2010ء) کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم خالد وقار صاحب کراچی عارضہ قلب کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے آپ کی مکمل صحت یابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے رحیم یار خان، لودھراں اور خانیوال کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

تیرتے ہوئے گاؤں

کوپنائی گاؤں

تھائی لینڈ کا یہ گاؤں ماہی گیری کے حوالے سے دنیا کا انوکھا گاؤں ہے۔ انڈونیشین مسلمان ماہی گیروں کے 200 گھروں پر مشتمل یہ گاؤں کشتیوں پر مشتمل ہے جس میں 1500 سے 2000 تک نفوس رہائش پذیر ہیں۔ یہ مسلم خاندان جاوا سے یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اس کشتیوں کے گاؤں میں ایک سکول بھی ہے جس میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ 1986ء کے فیفا ورلڈکپ کے موقع پر یہاں کے بچوں کا بنایا ہوا ماڈل بھی اختتامی تقریب میں پیش کیا گیا تھا جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ گاؤں پانی پر رہتا ہے اور پانی پر ہی زندگی بسر کرتا ہے کیونکہ ان کا ذریعہ آمدنی صرف اور صرف ماہی گیری ہے۔

ویت نام

ویت نام کا تیرتا ہوا گاؤں بالانگ خلیج کے پانی پر ایک تیرتا ہوا گاؤں ہے۔ جس میں 600 لوگ رہائش پذیر ہیں۔ یہ ویت نام کی ہنگاموں بھری زندگی سے دور ایک پرسکون جگہ ہے جہاں کے لوگ لہروں کے رحم و کرم پر ہیں لیکن زندگی مزے کی گزار رہے ہیں۔ اس گاؤں کے بسنے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ لوگ خلیج کے آس پاس کا علاقہ چٹانی زمین پر مشتمل ہے جہاں نہ تو کاشت کاری ہو سکتی ہے اور نہ ہی کوئی معاش کا ذریعہ ہے کہ لوگ اپنی زندگی کو گزار سکتے۔ لوگ بڑی بڑی کشتیاں بنا کر اس میں محلے بنا کر رہتے ہیں۔ یہاں کے باسی Sea Food اور مچھلیوں کا شکار کر کے زندگی کی گاڑی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ شام کو آس پاس کے علاقوں سے بڑی کشتیوں میں آ کر ان ماہی گیروں سے مچھلیاں خریدی جاتی ہیں۔

گیتھورن ہالینڈ

جرمنی ساحل کے نزدیک ہالینڈ کا یہ گاؤں واقع ہے۔ اسے ہالینڈ کا وینس بھی کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس گاؤں میں 7.5 کلومیٹر لمبی نہریں گزرتی ہیں گاؤں کے نفوسوں کی تعداد 1230 ہے اور گاؤں کی ساری کی ساری ٹریفک پانی کے بہاؤ پر ہی چلتی ہے الیکٹرک موٹر سے چلنے والی کشتیوں کو ''پونٹرز'' کہتے ہیں اور یہ پونٹر مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لاتی اور لے جاتی ہیں۔ اس آبی گزرگاہ پر 50 سے زائد لکڑی کے پل ہیں۔ لوگ اپنے دروازوں سے کشتی میں سوار ہو کر بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ ان کی تمام سرگرمیاں کشتیوں پر ہی ہوتی ہیں۔

پیرو

پیرو کا تیرتا ہوا گاؤں امریکہ کے دامن میں واقع چھوٹے سے ملک پیرو کے ایک فیشن ایبل علاقے کے مکینوں نے اپنی تفریحی کا نیا ذریعہ ڈھونڈا ہے۔ لوگوں نے لکڑیوں کے گھر بنائے ہیں اور انہیں کشتیوں میں فٹ کر کے کھڑا کر دیا ہے۔ یہ لوگ Weekend پر آتے ہیں اور ان مکانوں میں رہائش اختیار کر کے مچھلی پکڑنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ژوژانگ گاؤں

ژوژانگ چین کا مشہور واٹر ٹاؤن ہے جو کہ سوزباؤ شہر سے 30 کلومیٹر دور واقع ہے۔ اس گاؤں میں بھی نہروں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جس پر پرانے طرز کی لکڑی کے پل بنے ہوئے ہیں۔ گاؤں کی سب گلیاں آبی گزرگاہوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ لوگوں کی آمدورفت کا واحد ذریعہ کشتیاں ہیں اسے مشرق کا وینس کہا جاتا ہے۔

ٹومیسٹو گارڈن

وہ گاؤں ہے جس کے باسیوں نے ان کی جھیل میں تیرتے باغوں پر مشتمل کشتیوں کے بیڑے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ تبت برہمن کے ماننے والے ہیں۔ تیرتی کشتیوں میں سبزیاں، پھل اور خاص طور پر ٹماٹر اگا کر اپنی روزی روٹی کماتے ہیں۔ بانسوں کی مدد سے بنائی گئی کیاریوں میں اعلیٰ درجے کی سبزیاں علاقائی ضروریات کو پوری کرتی ہیں۔

ٹونگلی

چین سوزباوشو سے آدھے گھنٹے کی مسافت پر واقع ٹونگ لی گاؤں آبی دیہاتوں میں سے ایک معروف نام ہے۔ یہاں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے اور قدیم اور تاریخی آبی گزرگاہوں اور ریلوں کی وجہ سے یہ مشہور ہے اس میں پتھر کے بنے 49 پل ہیں اور اس کے علاوہ باغات اور مندر بھی ہیں۔

ضرورت پہریداران

❁ پہریداران کی کچھ آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب درخواست بنام مکرم ناظر صاحب امور عامہ مکرم صدر صاحب جماعت/مکرم امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 20/اگست 2014ء تک دفتر نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوا دیں۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک اور قد کم از کم 5 فٹ 6 انچ ہو۔ مکمل ایڈریس بمع فون نمبر، نام بمع ولدیت، فوٹو کاپی شناختی کارڈ،

(نظارت امور عامہ ربوہ)

بقیہ از صفحہ 1

پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6212968 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

داخلہ گورنمنٹ جامعہ نصرت

طالبات فرسٹ ائیر 16-2014ء جو اب کالج میں ایڈمیشن لینا چاہتی ہیں وہ اپنے ایڈمیشن فارم مورخہ 12/اگست 2014ء تک دفتر میں جمع کروائیں اور مورخہ 14/اگست 2014ء کو اپنے اصل کاغذات ساتھ لے کر انٹرویو کیلئے آجائیں۔ تمام طالبات کی حاضری ضروری ہے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔اگست

طلوع فجر	3:57
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:02

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8-اگست 2014ء

6:05 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
7:50 am	ترجمۃ القرآن 2 ستمبر 1997ء
1:20 pm	راہ ھدیٰ
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2014ء

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ